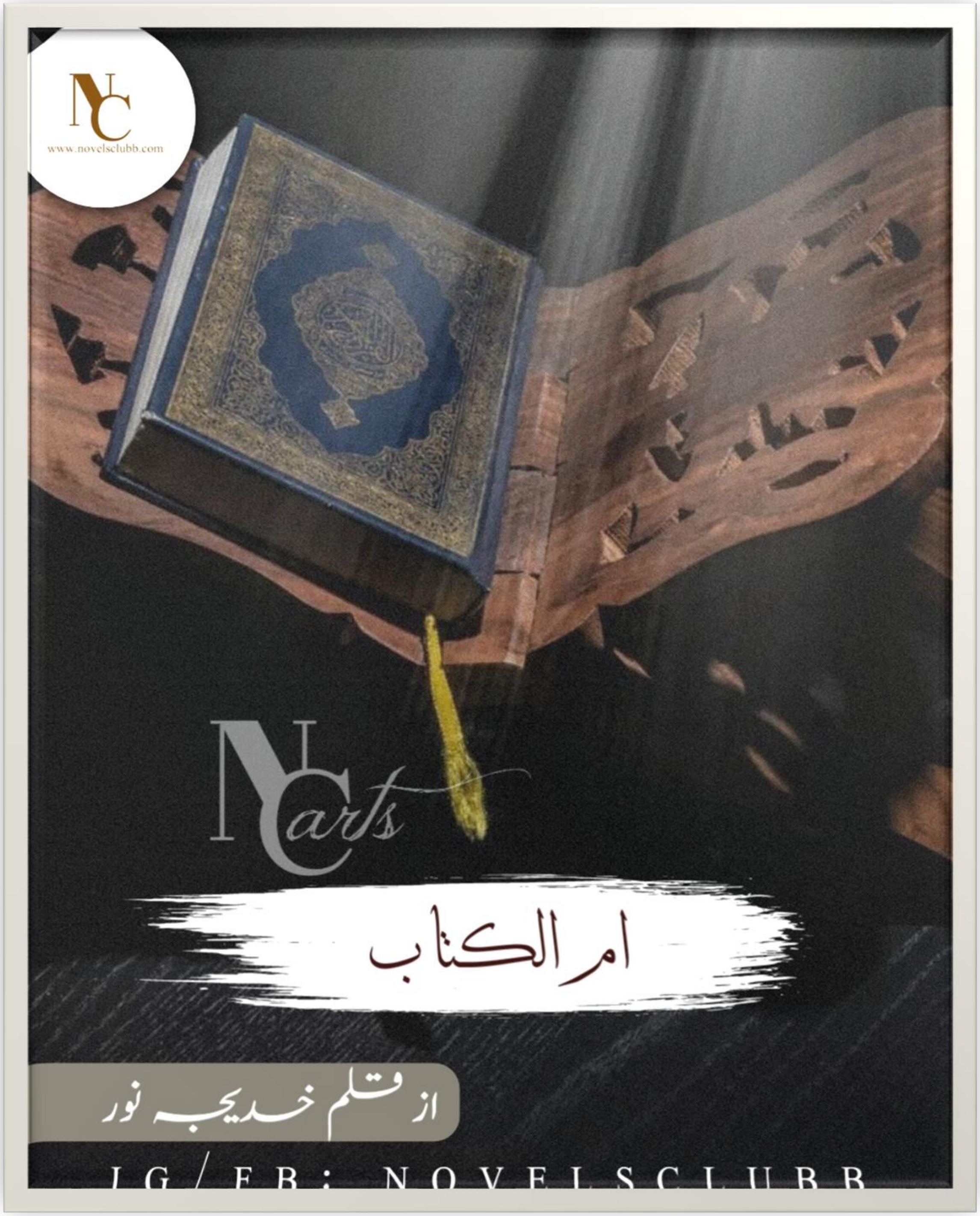
www.novelsclubb.com
ام الکتاب
از قلم خدیجہ نور
IG / FB: NOVELSCLUBB

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

ام الکتاب

از قلم

خدیجہ نور

www.novelsclubb.com

قسط نمبر 1

دور دور تک چٹیل میدان پھیلا ہوا تھا۔دھوپ کی تمازت جھلسا دینے کو کافی تھی۔ننگے پیر تپتی ریت پر وہ چلتی جا رہی تھی۔ جبھی اس کی سماعتوں سے کسی کی آواز ٹکرائی۔وہ کیا کہہ رہا تھا یہ سمجھنے سے قاصر تھی۔پھر رخ پکار کی جانب موڑ لیا۔قدم خود بخود اس جانب بڑھتے چلے گئے۔مگر کیا ہوا پھر۔۔۔اک گہرا تکلیف دے احساس رگ و پے سرائیت کر گیا۔جب نگاہیں جھکیں اور پیروں تک گئیں تو ان میں کانٹے چبھے ہوئے تھے اور ان میں سے خون رس رہا تھا۔تکلیف دھیرے دھیرے بڑھتی جا رہی تھی۔ جلد کا رنگ سرخ سے نیلے کی جانب بڑھ رہا تھا۔بے اختیار ابکائی آئی اور وہ اٹھ بیٹھی۔اس کا پورا جسم پسینے میں شرابور تھا۔وہ لمبے لمبے سانس لیتی خود کو کمپوز کرنے کی سعی کر رہی تھی۔ارد گرد نگاہ دوڑائی تو خود کو اپنے نرم گرم بستر پر موجود پایا۔یہ خواب پہلے تو کبھی کبھار آتا تھا۔۔۔مگر اب

www.novelsclubb.com

اک تسلسل سے روزانہ رات کو اس کو تنگ کرتا تھا۔اس کے آنکھیں شب بیداری کے باعث سو جھی ہوئی تھیں جن کے نیچے سیاہ ہلکے پڑے ہوئے تھے۔ بال چہرے کے اطراف میں گرے پڑے تھے۔اور وہ اب اٹھ کر کھڑکی کے پاس کھڑی ہو کر ۔باہر کا منظر دیکھ رہی تھی

ہانیہ !۔۔۔۔میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں !۔۔۔۔جلد یا بدیر تمہیں میرے پاس ہی آنا ہے"۔۔۔۔اک سرگوشی نما آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی جس پر اس نے بناڈرے اپنے اطراف میں دیکھا۔ان چیزوں کی اب عادت ہو چلی تھی اس کو۔ سر جھٹک کر وہ اپنے بستر پر ایک۔ بار پھر سے دراز ہو گئی تھی۔ نینداس کی آنکھوں سے ۔کوسوں دور تھی

مارگلہ کی پہاڑیاں نومبر کے آغاز میں سفید برف سے ڈھکی ہوئی دیکھائی دے رہی تھیں۔موسم سرما کی آمد کا پتا دیتی ٹھنڈی ہوائیں اس کے سنہری حجاب سے ۔شرارتیں کر رہی تھیں۔جس کو وہ ہاتھ کی مدد سے بار بار درست کر رہی تھی

اف!۔۔۔اس مرتبہ تو لگتا ہے کافی شدید ٹھنڈ پڑے گی"۔۔۔۔۔خنساء سرخ" ۔ہوتی ناک کے ساتھ دونوں ہاتھ آپس میں رگڑتی ہوئی بڑبڑائی

ابھی تھوڑی دیر پہلے تک تو کہہ رہی تھی کہ اتنی بھی ٹھنڈ نہیں ہے"۔۔۔۔ساتھ" چلتی ہاجرہ نے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں کھول کر اوپر کو کر کے کہا جس پر خنساء ہنس ۔پڑی

یار!۔۔۔۔تم جانتی تو ہو کہاں میری نازک مزاجی اور کہاں یہ بے رحم" ۔سردیاں"۔۔۔۔۔خنساء بھی اسی کے انداز میں ہاتھ اوپر کو کرتی بولی

www.novelsclubb.com

چلو کوئی بات نہیں کوچنگ کا بھی آج لاسٹ ڈے تھا!۔۔۔اب آرام سے "

سردیاں گھر میں گزاریں گے "۔۔۔۔ہاجرہ خوش ہوتی ہوئی بولی۔ جبکہ خنساء

۔روش پر موجود پڑے پتھروں پر بیٹھ گئی

"اب کیا ہوا؟۔۔۔اس طرح سے کیوں رک گئی ہو"

۔ہاجرہ اس کے اس طرح بیٹھنے پر حیران ہوئی

تھک گئی تھی یار!۔۔۔ویسے بھی اسلام آباد میں چھ ماہ گزارے ہیں ہم نے اور "

ابھی تک کہیں گھومے ہی نہیں ہیں ہم لوگ!۔۔۔اب ان پہاڑیوں کو دیکھو کتنی

خوبصورت لگ رہی ہیں برف سے ڈھکی ہوئیں"۔۔۔خنساء محو انداز میں

بولی۔ ابھی ہاجرہ کچھ بولتی اس سے پہلے ہی بارش کی ننھی بوندیں برسنا شروع ہو

۔گئیں

خنساء میڈم جلدی گھر چلو اس سے پہلے کے بارش تیز ہو!۔۔۔امی بھی پریشان ہو رہی ہوں گی"۔۔۔۔ہاجرہ اس کو ہاتھ سے پکڑ کر اٹھاتی ہوئی بولی جس پر خنساء نے بدمزہ ہو کر اس کی جانب دیکھا۔

میں تو ابھی کہیں نہیں جا رہی!۔۔۔دیکھو تو موسم کتنا حسین ہو رہا ہے"۔۔۔خنساء آسمان پر بسیرا کئے ہوئے بادلوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔ جو ٹپ ٹپ پانی برسا رہے تھے۔

میں امی سے تمہاری شکائیت کروں گی!۔۔۔کہ تم بڑی بہن کی بات نہیں مانتی ہو"۔۔۔۔ہاجرہ منہ پھلائے بولی

صرف تین سال بڑی ہو!۔۔۔کوئی تیس سال نہیں"۔۔۔۔خنساء ہاتھ کی تین انگلیاں دکھاتی ہوئی بولی جس پر ہاجرہ بے اختیار ہنس پڑی۔

اچھا چلو اٹھ جاو اب!۔۔۔۔بارش تیز ہو جائے گی تو پھر گھر جانا مشکل ہو جائے گا"۔۔۔ہاجرہ کی سوئی ابھی بھی وہیں اٹکی تھی

اف اوہ !۔۔۔ایک تو تم میں استھیٹک سینس نام کی کوئی چیز نہیں ہے"۔۔۔۔۔خنساء چڑتی ہوئی کہہ کر تیز تیز قدم اٹھانے لگی جس پر ہاجرہ نے بھی اس کے ساتھ چلنا شروع کر دیا۔

استھیٹک سینس مجھے چاہیئے بھی نہیں ہے !۔۔۔تمہیں مبارک ہو تمہاری استھیٹک سینس "۔۔۔۔۔ہاجرہ لاپرواہ انداز میں بولی۔

کچھ ہی دیر میں وہ ڈیفنس ایریا میں داخل ہو چکی تھیں۔چند قدم چلنے کے بعد وہ گھر پہنچ گئی تھیں۔

گارڈ کو اشارہ کرتے وہ دونوں گیٹ کھلنے کا انتظار کرنے لگیں۔چند سیکنڈز بعد ہی لوہے کا سلاخ دار آہنی گیٹ کھل چکا تھا۔

ویسے اچھی بھلی گاڑی موجود ہے خنساء !۔۔۔مگر تمہیں پیدل چلنے کا شوق پڑا ہوتا ہے"۔۔۔۔۔ہاجرہ اب گیٹ کھلنے پر اندر کی جانب بڑھ گئی جبکہ اس کے پیچھے پیچھے خنساء بھی ہو لی۔

جدید سہولیات سے مزین یہ گھران چار مکینوں کی ملکیت تھا جو اس میں بستے ہیں۔گھر کے وسط میں بنے لاؤنج میں اس وقت چائے کا اہتمام اپنے عروج پر تھا ۔جبھی انجان آوازیں سن کر خنساء اور ہاجرہ دونوں لاؤنج میں آ گئیں

ہاجرہ میری بچی یہاں آ کر بیٹھو ہمارے پاس !۔۔۔کافی مصروف ہو گئی ہو لگتا ہے" آج کل"۔۔۔۔نفیسہ جو کہ خنساء وہاجرہ کی خالہ ہونے کے ساتھ ساتھ ہاجرہ کی ہونے والی ساس بھی تھیں پیار سے بولیں۔جبکہ ہاجرہ مسکراتی ہوئی بیٹھ گئی۔اگلے ہی لمحے اسماعیل کو اپنے سامنے بیٹھا دیکھ کر ہاجرہ نے نظریں جھکا لیں گو کہ ان کے نکاح کو ایک سال ہو چکا تھا مگر ہاجرہ اس کے سامنے آنے پر یونہی شرما جاتی تھی اور ۔اس وقت بھی اس کی حالت کچھ ایسی ہی تھی

ہاں جی ہاجرہ ہی سب کی لاڈلی ہے !۔۔۔۔خنساء تو کسی کو یاد بھی نہیں" ۔ہے"۔۔۔۔خنساء براسامنہ بنا کر لاؤنج میں موجود سب کو دیکھ کر بولی

خنساء اپنے بابا کی لاڈلی بیٹی ہے!۔۔۔۔اور ہاجرہ اپنی خالہ کی"۔۔۔۔۔اسحاق صاحب کی محبت بھری آواز عقب سے ابھری! جس پر ان دونوں نے مڑ کر دیکھا تو ۔وہ کھڑے مسکرا رہے تھے

۔بابا!۔۔۔آپ کب آئے"۔۔۔۔۔خنساء دوڑ کر اسحاق سے لپٹ کر بولی"

میں آج تھوڑی دیر پہلے ہی آیا ہوں!۔۔۔میری گڑیا تم کتنی بڑی ہو گئی" ہو"۔۔۔۔۔اسحاق خنساء کے سر پر پیار کرتا ہوا بولا۔جبکہ اب ہاجرہ بھی اٹھ کر باپ ۔کے گلے لگ چکی تھی

بابا آپ نے آنا تھا تو بتا دیتے ہم دونوں آج کوچنگ جاتے ہی نا"۔۔۔خنساء اسی" ۔طرح کھڑی کھڑی بولی۔جبکہ ہاجرہ نے بھی ہاں میں ہاں ملائی

اگر بتا دیتا تو پھر تم لوگوں کو سرپرائز کیسے دیتا میں"۔۔۔۔اسحاق ان دونوں کو خود" میں بھینچتے ہوئے بولے۔اولاد کی جدائی انسان کو بے صبرا بنا دیتی ہے جبھی وہ اس ۔قدر پرجوش تھے واپس آنے کو

اب اپنے بابا کو بیٹھنے کا بھی موقع دو گی تم دونوں کہ بس یونہی کھڑے رہو
گی"۔۔۔۔۔۔ثمینہ کی آواز پر وہ دونوں مسکراتی ہوئیں اسحاق کے ساتھ ہی بائیں
۔اور دائیں جانب صوفے پر آکر بیٹھ گئیں

تو بھئی صاحب آپ اب کی بار کتنے عرصے کے لئے آئیں ہیں آپ دوبئی"
۔سے"۔۔۔۔نفیسہ نے اب کی بار سوال کیا

اب کی بار میں چھ ماہ کے لئے آیا ہوں!۔۔۔لمبی چھٹی لی ہے کمپنی والوں سے میں"
۔نے"۔۔۔۔اسحاق کی بات سن کر ہاجرہ اور خنساء دونوں خوش ہو گئیں

بابا پھر تو بہت مزہ آئے گا نا!۔۔۔آپ کے ساتھ ہم لوگ ڈھیر سارا وقت"
۔گزاریں گے"۔۔۔۔خنساء چہکتی ہوئی آواز میں بولی

ہاں میرا بیٹا!۔۔۔۔اور تمہاری ہاجرہ آپی کی شادی بھی کریں گے وہ بھی دھوم"
دھام سے"۔۔۔۔اسحاق اپنے ارادے بیان کرتا ہوا بولا جس پر ہاجرہ تو خاموش رہی
۔مگر خنساء مزید پر جوش ہو گئی

سچی بابا!۔۔۔۔پھر تو بہت مزہ آنے والا ہے۔۔۔آپی کی شادی کی ساری" تیاریاں میں خود کروں گی"۔۔۔۔۔اس بات پر وہاں موجود سبھی لوگ ہنس دیے ۔جبکہ ہاجرہ جھینپ گئی

بھائی صاحب میں بھی اسی مقصد کے لئے آئی تھی آج اور آپ نے میرے منہ کی" ۔بات چھین لی"۔۔۔اب کی بار نفیسہ بولیں تو اسحاق صاحب مسکرا دیے

۔"بھئی آپ کی امانت ہے!۔۔۔جب چاہیں لے کر جا سکتے ہیں"

۔اور یونہی ایک خوشگوار شام کا اختتام ہوا

www.novelsclubb.com

نیویارک سٹی میں موجود اس دو کمروں کے فرنشڈ اپارٹمنٹ میں داخل ہونے پر ۔معلوم پڑتا تھا دو لوگ آپس میں لڑ جھگڑ رہے ہیں

ہانیہ تم میرے ساتھ واپس پاکستان کیوں نہیں جانا چاہتی ہو"۔۔۔۔رحمن "جھنجھلاہٹ سے گویا ہوا۔ جبکہ دوسری جانب ہانیہ نے ناک بھوں چڑھانے پر اکتفا کیا۔

میں نا تمہارے ساتھ پاکستان جانا چاہتی ہوں! اور نا ہی اس بچے کو دنیا میں لانا" چاہتی ہوں"۔۔۔۔۔درشتی سے کہتے ہوئے ہانیہ نے اپنی سیاہ نگاہیں رحمن پر ٹکادی تھیں۔ایک وقت تھا جب رحمن ان آنکھوں کا اسیر ہوا کرتا تھا مگر آج ان سیاہ آنکھوں سے عجیب سی وحشت ٹپک رہی تھی جو وہ محسوس کر رہا تھا۔

ہانیہ!۔۔۔۔تم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو۔۔۔تم ابھی غصے میں ہو ٹھنڈی ہو" جاو!۔۔۔یہ بچہ کوئی مذاق نہیں ہے ایک جیتا جاگتا انسان ہے"۔۔۔۔۔رحمن حد درجہ آواز دھیمی رکھتا ہوا بولا۔

آہہ !۔۔۔ابھی بھی تمہیں اپنے بچے کی فکر ہے میری نہیں۔۔۔۔میری صحت کا" خیال بھی صرف اس بچے کی وجہ سے رکھنا چاہتے ہو"۔۔۔۔۔طنزیہ وار تھاجو مقابل

۔کے دل کے پار ہوا

مجھے اگر تم سے محبت نا ہوتی تو میں کبھی بھی تم سے شادی نا کرتا!۔۔۔اس بچے" سے پہلے تم میری بیوی ہو مگر تمہیں میں کیسے سمجھاوں"۔۔۔۔۔اب کہ آواز میں پستی کے ساتھ ساتھ شکستگی کا عنصر بھی شامل تھا۔ان سات ماہ میں اگرایک خوشی ۔اس تک پہنچی ہی تھی تو وہ خوشی لانے والی ہی اس کی جھولی خالی کر دینے پر بضد تھی

ہونہہ !۔۔۔۔میں تمہاری بیوی ہوں !۔۔۔مگر رہوں گی نہیں، تم مجھے طلاق دو" گے اور پھر ہمارے راستے الگ !"۔۔۔۔ہانیہ نے جتنے پر سکون انداز میں کہا تھا ۔رحمن کو اتنا ہی شدید حیرت کا جھٹکا لگا تھا

www.novelsclubb.com

آنکھوں کے اطراف میں منظر دھندلانے لگا اور دور کسی کی پکارتی آواز پر ارتکاز

ٹوٹا۔

بابا!۔۔۔میں کب سے آپ کو بلا رہی ہوں!۔۔آپ بات نہیں سن رہے ہیں" میری"۔۔۔۔ایک گھنگریالے بالوں والی، سرخ و سفید رنگت والی بچی اپنی سبز آنکھیں پٹپٹا کر بولی۔

اوہ معاف کرنا میرا بچہ میرا دھیان نہیں گیا"۔۔۔۔رحمان اپنی بے خیالی پر" نالاں تھا۔

جبکہ وہ بچی اپنے ننھے ہاتھوں کو اس کے چہرے تک لے گئی اور اس پر موجود نمی کو اپنے ننھے ہاتھوں سے صاف کیا۔جبکہ رحمان بھی اب صحیح معنوں میں چونکا تھا

بابا!۔۔آپ رو رہے تھے؟۔۔کیا ہوا کہیں پر درد ہو رہا ہے" کیا"۔۔۔۔۔عائشہ اب کی بار اپنے معصوم چہرے پر فکر مندی کے تاثرات لئے بولی۔

نہیں بابا کی جان !۔۔۔وہ بس شائد آنکھ میں کچھ چلا گیا تھا"۔۔۔۔۔رحمان"

۔شرمندہ ہوتا ہوا بولا

بابا جب میں روتی ہوں تو آپ مجھے چپ کرواتے ہیں !۔۔۔چاکلیٹس لا کر دیتے"

ہیں اور کھلونے بھی !۔۔۔پر آپ تو بڑے ہیں آپ کس چیز سے چپ

۔کریں"۔۔۔۔۔عائشہ اپنے ننھے دماغ پر زور ڈالتی ہوئی بولی

میں نہیں رو رہا ہوں !۔۔۔پگلی۔۔۔۔یہ شائد آنکھ میں کچھ چلا گیا"

۔ہے"۔۔۔۔رحمان اس کی بات پر مسکرا دیا اور اس کو گود میں بٹھاتے ہوئے بولا

اچھا لیکن پھر بھی آپ وعدہ کریں روئیں گے نہیں !"۔۔۔۔۔ننھا دماغ ایک ہی"

۔بات پر اٹکا تھا

اور آج رحمان نے دیکھ لیا تھا کہ ہمیشہ بڑے ہی نہیں چھوٹوں کو رونے پر خاموش

۔کرواتے بلکہ چھوٹے بھی یہ کام بخوبی انجام دے سکتے ہیں

"یہ۔۔۔!ہانیہ میں نے تمہیں کتنا سمجھایا تھا کہ چھوڑ دو اس سب کے پیچھے بھاگنا
۔ایک سراب ہے جو خوش نما دکھ رہا ہے"۔۔۔۔۔۔ نازنین تاسف سے بولی

ہانیہ جو سر جھکائے پتے کو جوتے کی نوک سے مسل رہی تھی رک کر اس کا چہرہ
۔دیکھنے لگی

"تمہیں لگتا ہے یہ سب میں نے اپنی خوشی سے کیا ہے!۔۔۔تو ٹھیک لگتا ہے اور
مجھے نہیں لگتا کہ کچھ غلط کیا ہے میں نے"۔۔۔ہانیہ کی بے تاثر آواز ابھری جس پر
۔نازنین محض سر جھٹک کر رہ گئی

"اور سراب ہے نا یہ سب!۔۔۔دیکھو آج میں دنیا کی بڑی ایکٹرسز میں شمار ہوتی
ہوں۔۔۔میری ایک ڈیمانڈ ہے۔۔۔ایک مانگ ہے"۔۔۔۔۔تفاخر سے گردن
۔کڑا کر ہانیہ بولی

www.novelsclubb.com

سراب خوبصورت ہوتا ہے نا!۔۔۔دیکھو میری تمام تر زندگی کتنی خوبصورت ہے"۔۔۔ہانیہ کی آواز میں اک سرور پنہاں تھا۔

سراب صرف دور سے دیکھنے پر ہی خوبصورت دکھائی دیتا ہے!۔۔۔قریب جانے پر ہاتھوں سے پھسلنے والی ریت کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا ہے"۔۔۔نازنین بے اختیار بول اٹھی۔

اوپلیز نازو!۔۔۔اب تم پھر سے لیکچر دینا مت شروع کر دینا!۔۔۔مانا لٹریچر کی استاد ہو مگر اردو لٹریچر کی ہو!۔۔۔ہاہاہا تم بیک ورڈ ہی رہو گی"۔۔۔ہانیہ بے زار لہجے میں بولی۔

www.novelsclubb.com

بے فکر رہو!۔۔۔میں تمہیں یہاں پر کسی بھی قسم کا کوئی بھی درس نہیں دینے آئی!۔۔۔جن کے دلوں پر منجانب الی اللہ مہر لگ جائے اور عقل پر پردہ پڑ جائے ان کی سرزنش کسی کام کی نہیں ہوتی ہے!"۔۔۔نازنین متاسف لہجے میں بولی۔ جس پر ایک لمحے کو ہانیہ چونکی۔ مگر اگلے ہی لمحے پھنکارنے والے لہجے میں بولی

"اب یہ دین کا درس مت مجھے دینے آجانا!۔۔۔دل میں دین ہونا کافی ہے!۔۔۔اور جو کچھ دل میں ہوتا ہے وہی حقیقت ہوتا ہے"۔۔۔ہانیہ آہنی جانب سے سو کی بات لائی تھی۔

"دل اور اعمال میں تضاد کی معافی نہیں ملتی ہے!۔۔۔تم جو ہو وہ تم دکھتی نہیں ہو!۔۔۔جو کرتی ہو وہ تم ہو نہیں"۔۔۔۔نازنین ذومعنیت سے بولی۔ جس پر ہانیہ نے بے زار سانس خارج کی۔پرندوں کی چہچہاٹیں اپنے عروج پر تھیں۔درخت کا اک پتا شاخ سے الگ ہوتا زمین پر آ گرا تھا۔

"جتنی مدت اس پتے کی شاخ پر ہے نا!۔۔۔اس سے بھی کم مدت تمہارے اس سراب کی ہے۔۔۔باقی تمہاری زندگی ہے جو جی میں آئے وہ کرو"۔۔۔نازنین اتنا کہہ کر رکی نہیں اور اپنا ڈھیلا ہوتا اسکارف ٹائٹ کیا اور اٹھ گئی۔

"ایک بات پوچھوں تم سے؟"۔۔۔ہانیہ کے بولنے پر نازنین چونک کر رک گئی۔

۔ہاں پوچھو"۔۔۔۔مڑے بغیر جواب دیا"

جب سب گھر والوں نے مجھ سے قطع تعلق کر لیا ہے تو تم مجھ پر وقت کیوں لگا"
۔رہی ہو"۔۔۔۔۔ہانیہ پر سوچ انداز میں بولی

کیونکہ تم بہن ہو میری!۔۔۔دوست ہو!۔۔۔۔اور آدمی اپنے دوست کے"
ساتھ ہی قیامت والے دن اٹھایا جائے گا!۔۔۔۔اور میں چاہتی ہوں کہ ہم دونوں
جب ایک ساتھ اٹھیں تو ہم اللہ کے رنگوں سے جگمگاتے اٹھیں نا کہ ابلیس کے سیاہ
رنگ میں رنگے اٹھیں"۔۔۔۔۔نازنین اتنا کہہ کر رکی نہیں تھی بلکہ آگے بڑھ گئ
۔تھی اور ہانیہ تذبذب کا شکار ہو چکی تھی

www.novelsclubb.com

اس کو کیا چننا تھا 'اللہ کا رنگ' یا 'ابلیس کی سیاہی'۔۔۔۔۔۔متبذبذب سی وہ سر
جھٹک کر آگے بڑھ گئ اور اپنا پرس اور چابیاں اٹھا کر آگے بڑھ گئ۔خشک پتوں کے
چرچرانے کی آوازیں مدھم ہوتی جا رہی تھیں۔بوسیدہ درخت مایوسی سے شہد رنگ
۔بالوں والی لڑکی کو دور جاتے ہوئے دیکھ رہے تھے

بار میں تیز بجتا میوزک نشے میں دھت ایک دوسرے کی بانہوں میں بانہیں ڈالے نوجوان لڑکے لڑکیاں بدمست ہاتھی کا منظر پیش کر رہے تھے۔ان میں سے ہی وہ سرخ انگارہ لئے ہر چہرے کو چبھتی نگاہوں سے تک رہا تھا ۔

کیا ہوا اسامہ ڈئیر !۔۔۔آج ادھر اکیلے کیوں گھور رہے ہو سب کو تم ؟۔۔۔کیا" آج لیزہ نہیں آئی ہے بار میں "۔۔۔۔عاشر جو کہ اسامہ کا دوست تھا اس کو یوں دیکھ کر قریب آتا ہوا بولا ۔

آج مجھے لیزہ کی طلب نہیں رہی !۔۔۔آج اسامہ علی خان کو اس کا وجود بے" معنی و بے وقت سا لگ رہا ہے "۔۔۔ذو معنی انداز میں وہ بولا تو ایک پل کو عاشر نے اس کو دیکھا جو کل تک لیزہ کے قریب کسی کو بھی بھٹکنے نہیں دیتا تھا آج لیزہ کو یوں کسی اور کی بانہوں میں جھولتا دیکھ کر پر سکون انداز میں کھڑا تھا۔کل تک جو کہتا تھا 'اسٹے آوے فرام مائی گرل '۔۔۔آج پر سکون سا کھڑا اس کو دیکھ رہا تھا ۔

"تمہارا لگتا ہے دماغ چل گیا ہے !۔۔۔۔اسامہ لیزہ کی اک مانگ ہے ہر جگہ اور تم اس کو یوں ہلکے ہاتھوں ہی چھوڑ رہے ہو"۔۔۔۔۔عاشر اس کے انداز پر ابھی تک حیران تھا جبھی ایسے بولا۔

"مجھے لگتا ہے کہ مجھے محبت ہو گئی ہے عاشر"۔۔۔۔اور یہاں پر آکر عاشر کا دماغ بھک سے اڑا۔

"کیا مطلب !۔۔۔۔اسامہ علی خان جو محبت کو بکواس سمجھتا تھا وہ یہ کہہ رہا ہے کہ وہ محبت کر بیٹھا ہے"۔۔۔۔۔عاشر حیرانی سے بولا جبکہ اسامہ کی نگاہوں کے سامنے نازنین کا چہرہ سیاہ حجاب میں لپٹا ہوا لہرایا۔اس کی معصومیت اور چہرے کی چمک کی وہ تاب نالا پایا تھا اور یہی چیز اس کے لئے فیسینیٹنگ تھی۔

"ہاں اک دل ربا کا چہرہ ہے جس سے محبت کر بیٹھا ہوں میں !۔۔۔۔جس کو پانے کے لئے ہر حد پار کر سکتا ہوں میں"۔۔۔۔۔سرد اور ٹھنڈی سرگوشی نما آواز میں وہ بولا جس پر عاشر نے اس کو تعجب میں گھر کر دیکھا۔کیا تھا وہ اور کیا کرنا چاہتا تھا۔

"ایک بات بتا مجھے ؟۔۔۔۔یہ نازنین ہے کون ؟۔۔۔۔جس کے لئے تو اتنا دیوانہ ہو رہا ہے"۔۔۔۔۔عاشر کے سوال پر اسامہ کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ طاری ہو گئی۔

"میرے بھائی کی منکوحہ !۔۔۔۔۔آج سے دو سال پہلے کی !۔۔۔۔۔مجھے علم ہوتا تو اس کو کسی اور کا ہونے ہی نا دیتا !"۔۔۔۔۔اسامہ رازدارانہ آواز میں بولا جس پر عاشر پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔

"تم کرنا کیا چاہتے ہو سیدھی طرح بتانا پسند کرو گے !۔۔۔۔وہ تمہارے بھائی کی منکوحہ ہے اور تم ہو کہ اس سے عشق کئے بیٹھے ہو"۔۔۔۔۔عاشر متذبذب سا بولا۔

"یہی بات تو !۔۔۔۔قسمت نے اس کو میرے سامنے کیا ہے تو اب اپنا بھی بنا کر رہوں گا !۔۔۔۔ہر جائز و ناجائز طریقہ اپناؤں گا اس کو خود تک لانے کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لئے "۔۔۔۔اسامہ سرد لہجے میں بولا جس پر عاشر کو اپنا دماغ ماوف ہوتا محسوس ہوا!۔۔۔آخر کیا کرنے والا تھا یہ اسامہ۔کیا انجام ہوگا اس سب کا

سفید ستونوں والی یہ عمارت اپنے اندر اک طمانیت سموئے ہوئے تھی۔ہر جانب سکوت چھایا ہوا تھا۔دنیا جہاں کی رحمتیں اس عمارت پر برس رہی تھیں۔جن کا ذکر خدا خود کرتا ہے یہ وہ لوگ تھے جو ذکر خدا کرنے والے تھے۔یہ قرآن کے طالب تھے۔انہی میں وہ سفید حجاب کے ہالے میں دمکتا چہرہ لئے پوری توجہ سے اپنا کام کر رہی تھی۔اپنی گریجوایشن مکمل کرکے اس نے دل کی پکار پر اس جگہ پر حصہ لیا تھا ہاتھ روانی سے کاغذ پر چل رہے تھے جبکہ وہ دنیا ومافیہا سے بے خبر اپنا کام کر رہی تھی۔

"نازو!۔۔۔۔ کیسی ہو تم!۔۔۔۔اتنے دن کہاں پر گم تھی۔۔۔میں پریشان ہو گئی تھی"۔۔۔۔۔اسی کی طرح سفید حجاب میں مقید چہرہ لئے زہرہ اس کی جانب ۔بڑھی۔جو اس کی دوست تھی اور جس کے توسط سے وہ یہاں تک پہنچی تھی

"میں ٹھیک ہوں!۔۔۔تم بتاؤ کیسی ہو"۔۔۔نازنین کے چلتے ہوئے ہاتھ رک ۔چکے تھے اور وہ اب پوری طرح سے زہرہ کی جانب متوجہ تھی

"میں بھی ٹھیک ہوں!۔۔۔۔تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا کہ کہاں تھی تم اتنے دن"۔۔۔۔۔زہرہ اب اس کے برابر میں بیٹھتے ہوئے بولی۔اور ہاتھ میں پکڑا ایک جوس کا کین اس کی طرف بڑھا دیا اور دوسرے سے خود کھول کر پینے ۔لگی

"بس ایسے ہی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی!۔۔۔اسی لئے نہیں آ ۔سکی"۔۔۔۔نازنین کھوئے کھوئے سے انداز میں بولی

نازو میں جانتی ہوں کہ تمہیں کوئی چیز پریشان کر رہی ہے !۔۔۔اگر ابھی دل" نہیں کر رہا ہے بتانے کا تو مت بتاؤ مگر اس جگہ پر بیٹھ کر جھوٹ تو مت بولو"۔۔۔۔زہرہ خفگی سے بولی۔ جبکہ نازنین نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔اور پھر اطراف میں نظر گھومائی۔اور واپس اپنے ہاتھ میں پکڑے جوس کین ۔پر ٹکا دیں

میں نے یہاں پر آنے سے پہلے اپنی ہر بری عادت چھوڑنے کا عہد کیا" تھا!۔۔۔اور میں اپنی پوری کوشش کر رہی ہوں"۔۔۔نازنین ذو معنیت سے بولی جس پر زہرہ سر جھٹک کر مسکرا دی جیسے کہہ رہی ہو'اس لڑکی کا کوئی حال ۔۔۔نہیں'

اپنا دکھ چھپانا بری عادت نہیں ہے نازو !۔۔۔ہاں مگر کسی اپنے سے بانٹنے میں" ۔ بھی قباحت نہیں ہے"۔۔۔۔زہرہ مخلص انداز میں بولی

میں اپنی تکلیف اللہ کے سوا کسی سے نہیں کہتی !۔۔۔بہت چھوٹی تھی جب میں" نے بات بے بات واویلا مچانا چھوڑ دیا تھا"۔۔۔۔نازنین اب کی بار جوس کا کین ۔کھولتے ہوئے بولی اور اس میں سے گھونٹ بھرنے لگی

ٹھیک ہے لیکن ہم انسان ہیں اور انسانوں کو انسانوں کی ضرورت پڑتی رہتی ہے" ۔نا!"۔۔۔۔زہرہ اب خالی کین کو ہاتھ میں گھماتے ہوئے بولی

انسانوں کو انسانوں کی ضرورت ہوتی ہے زہرہ!۔۔۔مومنوں کو نہیں!۔۔۔جو" لوگ اللہ پر توکل رکھتے ہیں ان کے لئے اللہ ہی کافی ہے"۔۔۔۔نازنین پر سکون ۔انداز میں بولی۔جبکہ اب کی بار زہرہ بھی متاثر ہوئے بغیر نا رہ سکی

ویسے میں کبھی کبھی سوچتی ہوں کہ تم اتنی گہری باتیں کیسے کر لیتی" ہو!۔۔۔ہمارے گھروں میں سب لوگ دین کی طرف مائل ہیں!۔۔مگر تمہارے گھر میں تو صرف تم ہو نا۔۔۔پھر بھی مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ تم اللہ ۔کے قریب ہم سب سے زیادہ ہو!"۔۔۔۔زہرہ تعریف کرتے ہوئے بولی

جبکہ نازنین اب کی بار مسکرائی اور اس مسکراہٹ میں ایک الوہی چمک تھی۔ایسی
۔مسکراہٹ زہرہ نے اس سے قبل کسی کی نا دیکھی تھی

کیونکہ میں نے اللہ سے ایک دعا مانگی تھی!۔۔۔اور اب اس دعا کی قبولیت کی"
تگ ودو میں لگی ہوئی ہوں!"۔۔۔نازنین جوس کا آخری گھونٹ حلق میں
۔انڈیلتے ہوئے بولی

اور وہ دعا کیا تھی بھلا"۔۔۔زہرہ بے اختیار بول اٹھی۔"وہ میرا اور میرے اللہ"
کا راز ہے!۔۔۔ایک امانت ہے جس میں خیانت نہیں کرنی مجھے"۔۔۔نازنین
۔مسکرا کر بولی جبکہ زہرہ لاجواب ہو گئی

تم بھی نا ناز وحد کرتی ہو!۔۔۔چلو کافی دیر ہو گئی ہے کلاس میں"
چلیں"۔۔۔زہرہ اپنی بات نا بنتی دیکھ کر بولی جس پر نازنین بھی مسکرا کر اس کے
۔ساتھ چل دی

۔سفید فرش کی طمانیت ہنوز برقرار تھی

ہاجرہ کی شادی کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں۔اسحاق بھی بیٹی کی شادی کی تیاریوں میں بہت مگن دکھائی دیتے تھے۔گھر میں چہل پہل کا ساساماں تھا۔آج ۔مایوں کا فنکشن تھااور خنساء ہاجرہ کے سر پر کھڑی اس کو کچھ کہہ رہی تھی

"یار ہاجرہ دیکھو اب ٹھیک طرح سے دوپٹہ سیٹ کیا ہے اب خراب مت کرنا تمہارا اللہ بھلا کرے"۔۔۔۔۔خنساء خفگی سے بولی جبکہ ہاجرہ کنفیوزڈ سی بیٹھی اپنا عکس آئینے میں دیکھ رہی تھی۔پیلے اور سبز رنگ کے امتزاج سے بنا کلیوں والا گھیر دار فراک ارد گرد پھیلا ہوا تھا۔نیٹ کا پیلے رنگ کا دوپٹہ پنوں کی مدد سے سر پر ٹکایا گیا ۔تھا جبکہ چہرہ میک اپ سے پاک تھا

"یار خنساء امی نے اتنا کہا کہ بیوٹیشن کو بلا لیتے ہیں!۔۔۔مگر ایک تم ہو کہ ہر کام میں ۔اپنی مرضی کرتی ہو"۔۔۔۔ہاجرہ ابھی بھی خفا خفا سی بولی

میری پیاری آپا جان دیکھیں اگر آپ آج تیار ہوئیں تو دلہن بننے پر آپ پہ روپ" نہیں آئے گا!۔۔۔ بڑے بزرگ کہتے ہیں کہ ایک ہی دن جب لڑکی نے رخصت ہونا ہو تو اس کو تیار کرنا چاہیئے"۔۔۔۔خنساء اپنی سی منطق پیش کرتی ۔ہوئی بولی

بس بس!۔۔۔اب جاو جا کر خود بھی تیار ہو جاو تم"۔۔۔۔۔ہاجرہ اس کو شروع" ۔ہوتا دیکھ کر بولی

میں تو تیار ہی ہوں آپا!۔۔۔اب دلہن سے زیادہ تیار میں اچھی تو نہیں لگوں گی" نا"۔۔۔۔خنساء آنکھ دباتے ہوئے بولی جس پر ہاجرہ لال بھبھوکا ہو گئی۔"تمہیں کتنی مرتبہ سمجھایا ہے کہ اس طرح کی حرکتیں مت کیا کرو واٹ پٹانگ!۔۔۔مگر یہ لڑکی بھی ہے جو کبھی سن لے کسی کی"۔۔۔ہاجرہ ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔جبکہ خنساء جو اپنے لمبے سیاہ بالوں میں برش کر رہی تھی اس کے ہاتھ ۔رکے۔چہرے پر شرارت رقصاں تھی

میری تیاری تو مکمل ہو گئی ہے !۔۔۔۔ویسے بھی اسماعیل بھائی نے کہا تھا کہ ان کی "بیوی تیار ہو"۔۔۔جائے تو ان کو بتا دوں !۔۔۔۔انہوں نے ملنا ہے !۔۔۔تو میں تو چلی اب بھیجتی ہوں میں بھائی کو"۔۔۔۔۔خنساء آنکھیں گھوماتے ہوئے بالوں کی چٹیا ایک سائیڈ کو کرتے ہوئے ہاتھوں سے سیدھے کرتے ہوئے بولی۔جبکہ اس کی بات سن کر ہاجرہ کی بولتی بند ہو چکی تھی۔

رکو۔۔۔میر۔۔۔میری بات سنو خنساء۔۔۔امی نے کہا تھا شادی سے پہلے ان کے " سامنے نہیں جانا ہے تو وہ ناراض ہوں گی امی کو اگر معلوم ہو گیا تو !"۔۔۔۔ہاجرہ گھبرائے انداز میں بولی۔جبکہ خنساء مسکرا کر اس کے قریب آئی اور پلنگ سے ملٹی رنگ کا دوپٹہ اٹھا کر ہاجرہ کے اوپر ڈال دیا جس پر اس کا چہرہ چھپ گیا۔دوپٹہ نیٹ کا تھا مگر گہرے رنگ ہونے کے باعث چہرہ واضح نا تھا۔ہاجرہ نے نا سمجھی سے خنساء کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

امی کی خواہش بھی پوری ہو گئی !۔۔۔۔اور میرے دلہا بھائی کی بھی !۔۔۔۔میں" صرف پانچ منٹ کے لئے بھیجوں گی اسماعیل بھائی کو۔۔۔پھر تمہیں رسم کے لئے لینے آجاوں گی"۔۔۔۔خنساء اپنی دھن میں مگن بولتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی ۔جبکہ ہاجرہ انگلیاں ایک دوسرے میں باہم پھنسائے بیٹھی تھی

خنساء کے باہر جاتے ہی اسماعیل نے کمرے میں قدم رکھا اور ہاجرہ کو یوں گھونگٹ ۔میں دیکھ کر مسکرا دیا

یقین سے کہہ سکتا ہوں یہ کارستانی بھی ہماری چھوٹی بہن کی ہی ہو" گی"۔۔۔۔۔متوازن چال چلتا اسماعیل ہاجرہ کے قریب آکر کھڑا ہو گیا جبکہ ہاجرہ ہاتھوں کی انگلیاں چٹخانے لگی۔اسماعیل نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور دیکھنا شروع کر دیا۔کورے سفید ہاتھ اپنی نازکی میں بے مثال ۔تھے

کل ان ہاتھوں پر میرے نام کی مہندی لگے گی نا!۔۔"۔۔۔۔ہاجرہ کے ہاتھوں کو آنکھوں سے لگاتا ہوا وہ اک جذب کے عالم میں بولا

اسماعیل!۔۔۔پانچ منٹ ہونے والے ہیں خنساء آتی۔۔۔۔ہی ہو۔۔۔گی۔۔میرے ہاتھ۔۔۔چھوڑیں"۔۔۔۔ہاجرہ کی گھبرائی ہوئی آواز گھونگٹ میں سے ابھری۔جبکہ اسماعیل نے جی کڑا کر کے اس کی جانب دیکھا

لڑکی آج ہماری مایوں ہے اور تمہیں ابھی بھی اپنی بہن کی فکر ہے!۔۔۔حد کرتی ہو"۔۔۔۔اسماعیل خفگی بھرے لہجے میں بولا۔"میرا مطلب اس طرح سے دیکھ کر وہ مذاق اڑائے گی میرا"۔۔۔ہاجرہ روہانسی ہو کر بولی

اچھا بابا اب رونا مت شروع کر دینا!۔۔۔یہ نا ہو خنساء سمجھے میں نے تمہیں رلا دیا" اور پھر تمہیں لے کر ہی نا جانے دے"۔۔۔۔اسماعیل اس کے دونوں ہاتھوں میں باری باری گجرے پہناتا ہوا بولا۔جبکہ ہاجرہ یہ سب دیکھ کر حیران رہ گئی

www.novelsclubb.com

میری دلی خواہش تھی کہ اپنی دلہن کو اپنے ہاتھوں سے گجرے پہناوں اور اسی کی" وجہ سے میں یہاں پر آیا ہوں !۔۔۔خیال رکھنا چلتا ہوں"۔۔۔۔۔اس کے ہاتھوں کو ایک بار پھر آنکھوں سے لگاتا وہ مسکرادیا اور نرمی سے ان کی چھوڑ کر باہر چلا گیا جبکہ ہاجرہ پیچھے ابھی بھی کسی ٹرانس کی کیفیت میں تھی۔میکانکی انداز میں اپنے ہاتھوں کو وہ ناک تک لے گئی اور موتیے اور گلاب کی خوشبو اپنے اندر اتارنے لگی۔ تبھی اچانک خنساء دروازہ کھول کر اندر آئی اس کے ساتھ اس کی امی بھی تھیں ۔ہاجرہ نے چونک کر دروازے کی سمت دیکھا

چلو آپا!۔۔۔اب رسم شروع کرنے کا وقت ہو گیا ہے اور تم یہیں پر بیٹھی ہوا بھی" تک"۔۔۔۔خنساء اس کے ہاتھوں میں موجود گجروں پر شریر نظریں ٹکائے بولی ۔جبکہ ہاجرہ نے اس کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا

آج کے دن کوئی تنگ نہیں کرے گا میری گڑیا کو!۔۔۔۔ثمینہ آگے بڑھتی" ہوئیں ہاجرہ کو گلے سے لگاتے ہوئے بولیں۔اور پھر ہاجرہ کو دونوں ساتھ لئے باہر

www.novelsclubb.com

کی جانب بڑھ گئیں۔کمرے کہ فضاؤں میں گلاب اور موتیے کی خوشبو ابھی تک محسوس ہو رہی تھی۔

سفید رنگ سے مزین عمارت کے داخلی دروازے پر آو تو ارد گرد کا احاطہ سبز بیلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔اک جانب گلاب کے پھول قطار در قطار لگے ہوئے تھے۔چاند کی روشنی میں نہائے ہوئے سرخ گلاب اک حسین منظر پیش کر رہے تھے۔داخلی دروازے سے گزر کر اسٹڈی روم میں آئیں تو ہاتھوں میں کتاب پکڑے رحمان اس میں محو تھا۔تبھی کسی کی پکار پر اس کا ارتکاز ٹوٹا اور اس نے سر اٹھا کر سامنے اپنی ماں کو تیار کھڑے دیکھا۔نیوی بلیو کلر کی ساڑھی میں اپنے اسٹریک کئے ہوئے بالوں کو کرل کئے چہرے پر نیوڈ میک اپ کئے ہوئے وہ کہیں جانے کے لئے تیار لگ رہی تھیں۔

رحمان آج اسحاق کی بیٹی کی مایوں ہے اور تم ابھی تک تیار نہیں "
ہوئے "۔۔۔۔ ثمرین اپنے چہرے پر ڈھیروں خفگی لئے بولیں جبکہ رحمان نے آنکھیں چھوٹی کر کے ان کی جانب دیکھا اور دماغ پر زور ڈالا کہ کس کی بیٹی کی شادی ہے۔

امی مجھے نہیں یاد پڑتا کے آپ نے مجھے بتایا ہو کہ کسی کی شادی ہے ؟۔۔۔اور یہ " اسحاق صاحب کون ہیں جن کا آپ ذکر کر رہی ہیں "۔۔۔۔رحمان اب اپنی الجھن بیان کرتا ہوا بولا۔

اف او"۔۔۔ ثمرین نے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔۔۔"۔۔۔میں " تمہیں بتانا ہی بھول گئی تمہارے بابا کے بزنس پارٹنر ہیں وہ !۔۔اور تمہارے بابا تو ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں جبھی انہوں نے مجھے تمہارے ساتھ جانے کے لئے کہا ہے "۔۔۔ ثمرین اب کہ قدرے تحمل سے بولیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

امی مجھے نہیں جانا ہے ان شادیوں میں !۔۔۔آپ شاہ ویز یا اسامہ کو لے جائیں"۔۔۔۔۔رحمان بے زار لہجے میں بولا

اپنے بابا کی نمائندگی ہر جگہ تم کرتے ہو !۔۔۔اور شاہ ویز اور اسامہ تو باہر گئے ہوئے ہیں جانے کدھر تم ہی ہو اس وقت جس کے ساتھ میں جا سکتی ہوں"۔۔۔۔ثمرین نے بے چارگی سے کہا جس پر رحمان مسکرائے بغیر نا رہ سکا

امی آپ کی ساری باتوں کو میں سمجھتا ہوں !۔۔۔۔یہ صرف بہانے ہیں آپ کے !۔۔۔چلیں میں بس پانچ منٹ میں گڑیا کو لے کر گاڑی نکالتا ہوں"۔۔۔رحمان مسکرا کر بولا جس پر ثمرین بھی مسکرا دیں

بابا میں تو تیار ہوں آپ ہی لیٹ ہیں !۔۔۔اب جلدی کریں اس سے پہلے کہ سارا فنکشن ختم ہو جائے"۔۔۔۔عائشہ اپنے پھولے ہوئے گلابی گالوں کے ساتھ خفگی بھرے انداز میں بولی۔جس پر رحمان بے ساختہ مسکرا دیا۔پھر اپنا کوٹ اٹھا کر پہنا اور جھک کر عائشہ کے گال پر پیار کرتے ہوئے بولا۔"یہ لو بیٹا بابا آپ کے تیار

ہیں !۔۔۔۔لیٹس گو"۔۔۔۔عائشہ کو اپنی انگشت شہادت پکڑائے وہ باہر کی جانب بڑھ گیا جہاں ثمرین اس کا انتظار کر رہی تھیں۔

سیاہ رنگ سے مزین عمارت میں قدم رکھو تو اک عجب سا شور برپا تھا۔ہر کوئی جلدی مچائے ہوئے تھا۔

حذیفہ ،نازنین تیار ہو گئے ہو کیا تم لوگ !۔۔۔جلدی کرو بھئی"۔۔۔۔۔شاہین" اپنے بچوں کو آواز دیتی ہوئی بولیں۔

امی میرا نہیں دل جانے کا آپ اکیلی چلی جائیں"۔۔۔۔۔نازنین جو کہ کتاب میں" سر دیئے بیٹھی تھی بے زار سی بولی۔

www.novelsclubb.com

نازو!۔۔۔میں نے تمہیں قرآن کلاسز کی اجازت دی ہے اس کا مطلب یہ نہیں " کہ تم دنیا سے کٹ کر رہو"۔۔۔۔شاہین اپنے بالوں کا جوڑا آئینے میں دیکھتے ہوئے بولی۔

امی میں نے ایسا کب کہا ہے یار!۔۔۔مگر اس سب کی ضرورت بھی کیا" ہے!۔۔۔میرے وہاں نا ہونے سے کونسا کچھ رک جائے گا"۔۔۔نازنین اب کے لہجے میں بے بسی سموئے بولی۔

اٹھو!۔۔۔اور جلدی تیار ہو جاو!۔۔۔اور ہاں اپنا وہ سبز ستاروں والا فراک نکال " کر پہن لو"۔۔۔نازنین کی کسی بھی بات کا اثر لئے بغیر شاہین بولیں جس پر نازنین سر جھٹک کر رہ گئی۔جبکہ شاہین اب حذیفہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئیں۔نازنین بے دلی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور فراک نکال کر بستر پر رکھ دیا اور منہ ہاتھ دھونے چلی گئی۔

جبکہ دوسری جانب حزیفہ کے کمرے میں آو تو شیشے کے سامنے وہ نک سک سا تیار کھڑا تھا۔ کالے رنگ کے کرتے میں اس کی گندمی رنگت وجیہہ لگ رہی تھی۔ سیاہ چمکدار ذہانت سے بھرپور آنکھیں، کلین شیو چہرہ گھنگریالے بال جیل سے سیٹ کیئے ہوئے وہ جاذب نظر لگ رہا تھا۔

جی امی میں تیار ہوں!۔۔۔آپ کی لاڈلی بیٹی تیار نہیں ہوئی کیا"۔۔۔۔حذیفہ" اپنا رخ ماں کی جانب کرتے ہوئے بولا جس پر شاہین اس کی بلائیں لینے لگیں۔"ماشااللہ میرے بیٹے کو کسی کی نظر نا لگ جائے"۔۔۔۔۔وہ اس کے سر پر پیار کرتے ہوئے بولیں جس پر حذیفہ مسکرا دیا۔

www.novelsclubb.com

اچھا چلو تم گاڑی نکالو!۔۔۔میں نازو کو لے کر آتی ہوں"۔۔۔۔۔شاہین ساڑھی" کا پلو سنبھالتے ہوئے بولیں۔ جبکہ نازنین اب اپنے چہرے کے گرد سنہرے رنگ کا دوپٹہ لپیٹ رہی تھی۔ چہرہ میک اپ سے خالی تھا مگر قدرت کی خوبصورتی سے مالا مال تھا۔ بڑی بڑی سیاہ آنکھیں، ستواں ناک، گلابی گال اور گلابی ہونٹ!۔۔۔۔ہر

قسم کی بناوٹ سے پاک وہ بے تحاشا خوبصورت تھی۔ سنہرے رنگ کی چمک اس کے چہرے پر بھی جھلک رہی تھی۔ آنکھوں میں کاجل لگاتے ہی ان کی خوبصورت مزید بڑھ گئی تھی۔

"نازو!۔۔۔میری بیٹی ہو گئی تیار"۔۔۔شاہین کی آواز پس منظر میں ابھری جس ۔نازنین نے رخ ان کی جانب موڑا اور مسکرا کر دیکھا

"یہ کیا تم ہو گئی ہو تیار ؟۔۔۔نا منہ پہ کچھ لگایا ہے اور یہ کیا مڈل کلاس لوگوں کی طرح دوپٹہ لے لیا ہے سر پر !۔۔۔اتار و اسے ابھی فوری طور پر"۔۔۔۔۔شاہین اس کو یوں تیار دیکھ کر بری طرح سیخ پا ہوئیں جبکہ نازنین نے ان کو حیرت سے ۔دیکھا

"امی میں آپ کے کہنے پر تیار ہو گئی ہوں !۔۔۔مگر میرے حجاب کے متعلق کچھ مت کہیے !۔۔۔۔خدارا۔۔۔۔یہ نا ہو کہ بارگاہ الٰہی میں کوئی گستاخی کر

www.novelsclubb.com

بیٹھیں"۔۔۔۔۔ناز نین تڑپ کر بولی جس پر شاہین نے تیکھی نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔

میں یہ سب جانتی ہوں جو تم کرتی ہو!۔۔۔ مگر شادیوں پر تو یہ سب ڈرامہ مت کرو تم"۔۔۔۔۔شاہین اب کے الفاظ بدل کر نرم لہجے میں بولیں۔دور کہیں دل نے بھی کہا تھا کہ وہ غلط ہیں۔

امی یہ ڈرامہ نہیں ہے!۔۔۔ حقیقت ہے"۔۔۔۔ناز نین پر سکون انداز میں" بولی۔"میرا بیٹا شادیاں کونسا بار بار آتی ہیں!۔۔۔اور یہی تو موقعے ہوتے ہیں تیار ہونے کے کونسا روزانہ کہتی ہوں میں تمہیں"۔۔۔۔۔شاہین لہجے میں شیرینی سموئے بولیں جبکہ ناز نین نے زخمی نگاہیں اپنی ماں کی جانب پھیریں اور بولی۔

امی جانتی ہیں آپ!۔۔۔ کہ اللہ تعالی بھی ہمیں روزانہ ٹیسٹ نہیں کرتے" ہیں۔۔۔ کبھی کبھار ہی کرتے ہیں۔۔۔اور میں اس کے امتحان میں ناکام ہو جاؤں جو دو جہانوں کا مالک ہے تو مجھ سے بڑا خسارے میں رہنے والا کون ہو

گا"۔۔۔نازنین بھیگے لہجے میں بولی۔ضبط کے باعث حلق درد کرنے لگ گیا تھا۔نجانے یہ کیفیت کیوں تھی وہ خود بھی نا سمجھ پائی تھی۔

امی یہ کیا کر رہے ہیں آپ لوگ!۔۔۔کتنی دیر ہو گئی ہے میں انتظار کر رہا ہوں۔۔۔جلدی کریں"۔۔۔شاہین کچھ کہنے کے لئے لب کھولتیں اس سے پہلے ہی حذیفہ خفگی بھرے انداز میں اندر آتا ہوا بولا اور ایک نظر اپنی بہن کو دیکھا تو مسکرا دیا۔

بہت پیاری لگ رہی ہو نازو!۔۔۔چلو تم چل کر گاڑی میں بیٹھو میں امی کو لے کر آتا ہوں"۔۔۔حذیفہ معاملہ سمجھتا ہوا صلح جو انداز میں بولا۔جبکہ نازنین تشکر بھری نظروں سے اس کی جانب دیکھتی ہوئی باہر کی جانب بڑھ گئی۔

امی آپ کیوں اس بے چاری کو ہمیشہ ایسے تنگ کرتی ہیں!۔۔۔ایک دوپٹہ ہی تو لیا ہے اس نے!۔۔۔لوگ فیشن کے نام پر نجانے کیا کیا کرتے ہیں"

۔۔۔۔۔حذیفہ اب سنجیدہ انداز میں شاہین کی جانب دیکھتے ہوئے بولا

www.novelsclubb.com

"تم بس کردو طرفداریاں اس کی !۔تم نہیں جانتے میں جانتی ہوں وہاں پر اس کے سسرال والے بھی ہوں گے اور وہ طرح طرح کی باتیں بنائیں گے"۔۔۔۔۔شاہین نخوت سے بولیں جس پر حذیفہ نے سر جھٹکا۔

"امی جب ساحر بھائی کو کوئی مسئلہ نہیں ہے تو کسی کو بھی نہیں ہونا چاہیئے !۔۔۔اب چلیں دیر ہو رہی ہے"۔۔۔۔حذیفہ گویا بحث ختم کرتا آگے بڑھ گیا جبکہ شاہین کی ہیلز کی ٹک ٹک اب مدھم ہوتی جا رہی تھی۔

اسماعیل فون کان سے لگائے کسی سے بات کر رہا تھا۔اس کے چہرے سے خفگی جھلکتی تھی جس کو ہاجرہ نے بخوبی نوٹس کیا۔اتنی دیر میں خنساء اور ثمینہ اس کو اسماعیل کے برابر میں لا کر بٹھا چکی تھیں۔

"اسامہ یار !۔۔۔تیرے جگری دوست کی شادی ہے اور تو ابھی تک نہیں پہنچا ہے"۔۔۔۔اسماعیل چہرے پر ناراضگی بھرے تاثرات سجائے بولا جبکہ ہاجرہ نے

گھونگٹ میں سے سر اٹھا کر اس کو اک لمحے کو دیکھا۔پیلے رنگ کے کرتے میں وہ قدرے وجیہہ لگ رہا تھا۔

اچھا چل ٹھیک ہے ا۔۔۔دس منٹ میں تو مجھے یہاں پر دکھے"۔۔۔اسماعیل اتنا" کہہ کر فون سائیڈ پر رکھ دیا۔

تو بیوی صاحبہ کیسا لگ رہا ہے یہ سب آپ کو"۔۔۔۔اسماعیل اب اپنا رخ ہاجرہ" کی جانب جھکاتا ہوا بولا۔"بالکل کسی خواب سا"۔۔۔ہاجرہ ارد گرد میں نگاہ دوڑاتی ہوئی مسحور کن لہجے میں بولی۔

اووو۔۔۔یہاں کونسی ایسی سیکرٹ باتیں ہو رہی ہیں کہ ارد گرد کا دھیان ہی نہیں" ہے آپ لوگوں کو"۔۔۔۔خنساء اسماعیل کو اس طرح جھکے ہوئے دیکھ کر بولی جبکہ ہاجرہ جھینپ گئی۔

اب آپ دونوں اس طرح باتیں کریں گے تو لوگ باتیں بنائیں" گے !۔۔۔اسماعیل بھائی سب آپ کی دلہن کو بے شرم کہیں گے"۔۔۔۔خنساء

آنکھوں میں شرارت لئے بولی جس پر ہاجرہ نے کھا جانے والی نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔ جبکہ خنساء اس کو نظر انداز کرنے کی بھرپور اداکاری کر رہی تھی

"اچھا اب میں ذرا باقی سب کو دیکھ لوں"۔۔۔۔ خنساء اتنا کہتی آگے بڑھ گئی۔ ایک ہاتھ سے دوپٹہ سیٹ کرتی اور دوسرے ہاتھ سے اپنا شرارہ پکڑے ہوئے وہ اسٹیج سے نیچے اتری اور بالوں کی چٹیا کو جھٹکا دے کر پیچھے کیا جو آگے آگئی تھی۔ رحمان غیر ارادی طور پر مبہوت انداز میں یہ منظر دیکھ رہا تھا۔ جبکہ خنساء اپنی دھن میں مگن تھی۔ اچانک سامنے نظریں اٹھائیں تو شہد رنگ آنکھوں کا تصادم سبز آنکھوں سے ہوا جس پر رحمان نے سرعت سے پہلو بدلا جبکہ خنساء نے ایک ناگوار نظر اس پر ڈالی اور منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑاتے ہوئے آگے بڑھ گئی

"ان مردوں کو تو کہیں پر بھی بس لڑکی تاڑنے کا موقع ملنا چاہیئے"۔۔۔۔۔ مدھم سرگوشی نما آواز میں بڑبڑاتے ہوئے وہ اپنی شاہین خالہ کی جانب بڑھ آئی جو ابھی ابھی داخل ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com